یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ — نمبر ۴۵

امرتسر — یوم جمعہ — ۴ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ نا منظور ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ عمر

والیان ریاست سے ۔۔ سے

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔ ع۸

" " " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

قادیانی دجاجلہ کی وفاداری

مرزا صاحب قادیانی بھی

عجائبات روزگار سے ہیں آپکی دوراندیشی آپ کی نازک خیالی اللہ اللہ پرنس بسمارک اور مسٹر گلیڈسٹون کو بھی ماند کرتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ گورنمنٹ نے طاعون کی شدت کو روکنے کے لئے ٹیکا کرانے کا حکم کیا جس کے فوائد بھی بتلائے تھے اور ترغیب بھی دی تھی مگر ہمارے مرزا صاحب نے اُسکی مخالفت کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ

"ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہوگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا کہ وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو۔ یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں" (کشتی نوح صفحہ ۲)

اس کلام میں مرزا صاحب نے بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ کی تجویز کی مخالفت کی تھی اور اس دعوے کی دلیل آپنے شروع مضمون ہذا پر آیت قرآنی بھی لکھی تھی قُل لَّن یُّصِیبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللہُ لَنَا (یعنی ہمکو وہی تکلیف پہنچیگی جو خدا نے لکھ دی ہے) لیکن آج کل جو نہی گورنمنٹ کے تیور بدلے دیکھے تو آپکو خیال ہوا کہ آجکل تو ذرہ سی مخالفت پر بھی بدگمانی ہوتی ہے۔ ادہر ملک معظم نے بھی طاعون کے متعلق توجہ فرمائی ہے تو آپنے جھٹ سے اشتہار مندرجہ ذیل شائع کیا جو یہ ہے۔

"تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت"

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب وائسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے اُس محلہ کے لوگ اُن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دیں اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے رہائش اختیار کریں۔ سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں۔ کہ یہ تجویز نہایت

لہ فرق تو خوب کیا کہ دُہیں مونچھ کے بال اڈیٹر البدر ہی کو طاعون نے قادیان میں شکار کیا۔ (اڈیٹر)

عذرہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالے ٹھیرینگے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی میں داخل ہے۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانیکا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگوں نے عرض کیا یا خلیفۃ اللہ کیوں آپ ارادہ ملتوی کرتے ہیں کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہوں سو انسان کو نہیں چاہیئے کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کرتی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کرتی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے ان کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے۔ سو اے میری جماعت! تم اطاعت کرنے میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائیگا۔ میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدا نخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے تو سب سے پہلے تم اس زمین کو چھوڑ دو جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہاں میں اسی قدر پر کفایت نہیں کرونگا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! میں اس بات سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک میں نہیں آئی بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دوگے جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔ اے میری جماعت! میں ہمیشہ تم میں نہیں رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جبتک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پا لے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو

اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اسپر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کیلئے ہے مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کرو کیونکہ ایک ہی آقا ہے جس کا میں بندہ ہوں اس کو پرواہ ہے وہی جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت تک کہ میں مروں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا۔ مگر اس بات کو کیونکر چھپایا جائے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہماری لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے۔ سو جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے اس کے ہم ناشکر گذار ہوں گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کریں اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاویں تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے تم سن چکے ہو کہ ہمارے مخالف مولوی جو ہماری ہم زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کیسے درندہ انسان ہیں۔ صدہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہیں اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہیں بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈوکیٹ کہلاتا ہے اور ایک اور صاحب سید محمد نام یہی فتوے ہمارے واجب القتل ہونے کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہیں پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہیں ہے کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھیرا لیا ہے۔

یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بتا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں انکو ہر طرح سے مدد دی اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ ایسے اضلاع میں جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہیں جہاں باہر میدانوں میں نکلنے میں جانوں کا خطرہ ہے اور خصوصاً احمدیوں کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہیں۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس زمانہ کی حفاظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگوں کی جانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کریگی۔ پس جو لوگ باہر نکلیں انہیں چاہیئے کہ گورنمنٹ

یہ بالکل درست ہے (اڈیٹر)

آیات متشابہات — اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق - قیمت ۴ر — منیجر

میں ایسی درخواست کریں کہ گورنمنٹ انکی جانوں اور مالوں کی محافظت کا کافی انتظام کرے ❊

والدعا

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود (۲۲ اگست ۱۸۹۸ء)

اس مضمون میں مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ کئی ایک جھوٹ بولے ہیں حتیٰ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی بہتان لگایا ہے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ گورنمنٹ کی ہر تجویز اچھی ہے تو تم نے **کشتی نوح** میں ٹیکہ کی مخالفت کیوں کی تھی جو مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔

مرزائیو! بتلاسکتے ہو یہ اختلاف رائے کیوں ہے۔ خدارا اس بڈھے میاں سے اتنا تو پوچھو کہ ان حضرت نے ٹیکہ کو منع پر جو آیت لن یصیبنا لکھی ہے کیا اب وہ منسوخ ہوگئی ہے۔ افسوس ہے تمہاری اور تمہارے ان مولویوں کے حال پر جن کے ناموں کے ساتھ مرزا جی بڑے بڑے لمبے چوڑے القاب لگایا کرتے ہیں انکا صرف یہی فرض ہے کہ جو کچھ مرزا کے منہ سے نکلا ہو اسپر آمنّا وصدّقنا کہدیتے ہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں کہ مرزا صاحب سے ان کے فتوے کی دلیل بھی پوچھیں تاکہ اتخذوا احبارھم کے وعید شدید سے نکلجائیں۔

گورنمنٹ کی بیجا خوشامد مرزا صاحب کسی سرکاری خطاب کی امید پر کرتے ہیں تاکہ کسی طرح سے آپکا وہ الہام سچا ہو جو آپ نے یکم ستمبر ۱۸۹۹ء کو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں شائع کیا تھا کہ:۔

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ الخطاب العزت ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" (ص۲۵)

جس کی بابت ہم بھی گورنمنٹ کے حضور سفارش کرتے ہیں کہ آپکو کسی ایسے خطاب سے معزز کرے جو آجتک کسی کو نصیب نہ ہوا ہو۔ ہماری سفارش اگر قبول ہو تو ہم آپ کے **نبوشناس** کا خطاب بہت ہی موزوں پاتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

مگر افسوس ہے کہ آپ اس خوشامد کرنے میں بحکم حبک الشئ یعمی ویصم کسی چیز کی محبت انسانوں کو اندھا بہرہ کر دیتی ہے یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی آپ نے افترا کیا کیونکہ بازی بازی باریش بابا ہم بازی!

آپ لکھتے ہیں کہ آں حضرت نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو ان لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھیرینگے"

اس بیان میں آپ نے اپنی دجالیت کا کامل ثبوت دیا ہے حضور کا ارشاد تو بخاری مسلم کی روایت سے یہ ہے کہ:۔ اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔ یعنی طاعون جب کسی ملک میں ہو تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے مقام میں ہو تو تم بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نہ نکلو۔

مرزائیو! تم سے تو امید نہیں کہ تم اس حضرت سے پوچھو کہ یہ حدیث جو ذات شریف نے بتلائی ہے کس کتاب میں ہے کیونکہ تمہارا تو اصل ہی یہ ہے کہ ؎

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما۔

مگر اتنا تو کرو کہ حضرت موصوف کی خدمت میں اہلحدیث کی طرف سے تقاضا کرو کہ آپ کی یہ حدیث سوائے آپکی ایٹ البحر کے کس کتاب میں ہے تبلانے پر سوا پانچ روپیہ انعام لو۔

خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے بھی اسی ہماری منقولہ حدیث پر عمل کیا تھا کیونکہ حدیث مرقوم میں جیسا طاعونی جگہ سے نکلنا منع ہے طاعونی مقام میں جانا بھی منع ہے اسی لئے حضرت عمر نے وہاں جانے کا ارادہ فسخ فرمایا۔ باقی رہی آپکی چار لاکھ فی سو اسکا جائزہ بھی ہم کبھی لینگے اور دکھائینگے کہ کس ہوشیاری سے آپ کے اخبار ایک ایک نام کو متعدد دفعہ دکھاتے ہیں یاد رکھو ؎ من انداز قدت را مے شناسم

منکرین حدیث کی نیرنگیاں

گذشتہ اشاعت سے پیوستہ

اس مضمون کے شروع میں ہم بتلا آئے ہیں کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہونے کا مدعی ہے اور اس دعویٰ پر پانچ دلیلیں لایا ہے جنمیں سے دو کے جواب تو ہم پہلے دے چکے ہیں۔ تیسری دلیل آپکی یہ ہے کہ:۔

دلیل ثالث ۔ ابو سعید خدری سے جو بخاری شریف کی مفروع حدیث کے راوی ہیں مروی ہے کہ:۔ ایک شخص نے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور اس کے حاملہ ہونے کو اچھا نہیں سمجھتا اور میں چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں میں نے یہود سے سنا ہے کہ عزل کرنا چھوٹا واد یعنی زندہ لڑکی کو گاڑ دینا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جھوٹ کہتے

[illegible]

کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے پیدا کرنیکا ارادہ کرے تو عزل کرنے سے تو اس کی تقدیر کو پھیر نہیں سکتا۔ روایت کیا اس کو احمد نے اپنی مسند میں اور ابوداؤد اور نسائی اور طحاوی نے حافظ ابن حجر صاحب فتح الباری اپنی کتاب بلوغ المرام میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں۔

پس بخاری کی مرفوع حدیث اور اس حدیث شریف کے آخری الفاظ کے مطلب میں ایسا اتحاد ہے کہ سر مو بھی فرق نہیں۔ گویا الفاظ مختلف ہیں اور مطلب و مضمون واحد ہے۔

جواب:۔ بھائی کیوں پھر تمہاری ناواقفی کی اگر شکایت کرونگا تو تمہاری پیٹھ ٹھونکنے والے اور صرف اخبار کی اشاعت کی خوشی آمد میں ٹھکو میاں کو معترض خطاب دینے والے ہم سے اُلجھینگے۔ مگر تم خود تو سوچو کہ دنیا بھر ساری اندھی ہے۔ سمجھتے ہو کہ شاید آپ اتنا تو سوچتے کہ یہ تحریر یا اہل علم کی نظروں میں کیا وقعت رکھیگی تو آپ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے۔ اسی کو مدعی کر کے آپکی یہ تیسری دلیل ہے مگر اس دلیل میں نہ بخاری کا ذکر ہے نہ مسلم کا۔ بھائی ہم نے کئی ایک دفعہ بتلایا بھی ہے کہ تعارض کا مفہوم ذات البین ہے جسکے دو شقے یعنی دو طرفیں ہوتی ہیں جب ایک شق ہی ذکر نہیں تو تعارض کس میں ہے۔ ہاں آپکی اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ بخاری کی حدیث ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کی یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مطابق ہے۔ یہ بہت خوب۔ مگر تمہارا دعویٰ کیسے ثابت ہوا کہ بخاری اور مسلم میں تعارض ہے۔ سنو ہمارے ہاں مولوی فاضل کی جماعت میں ایک کتاب ہے جسکا نام ہے رشیدیہ یہ فن مناظرہ میں بہت کار آمد ہے۔ آپ اور آپکی سرپرستی کرنے والے اسے پڑھ لیں پھر حدیثوں پر اعتراض کیا کریں تو فائدہ آپ کے اعتراضوں کی فہرست بہت سے نمبر کٹ جائیں۔

اب آپکو اس حدیث کا مطلب فی سبیل اللہ ہم بتلا دیتے ہیں۔

مطلب: اس حدیث سے بھی عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ فاعل کو فعل سے جو غرض و غایت ہو جب اس کی نفی کر دی جائے تو اس فعل کے لغو ہونے میں کیا شبہ۔ سائل نے عزل کرنے کی غرض یہ بتلائی تھی کہ میری لونڈی حاملہ نہ ہو حضور نے فرمایا یہ غرض اس فعل سے حاصل نہیں ہو سکتی اگر خدا کسی بچے کو پیدا کرنا چاہے تو تمہارے عزل کرنے سے خدا کا حکم رک نہیں سکتا پس عزل کرنا لغو ہے اور قرآن مجید میں حکم ہے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ (ایماندار لغو باتوں سے منہ پھیرا کرتے ہیں۔) بتلائیے یہ حدیث عزل کے منع کی ہے یا جواز کی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ تم لوگوں نے حدیث کو کسی اُستاد کے آگے زانوئے ادب جھکا کر نہیں پڑھا۔ پس تم جو چاہو اعتراض کرو۔ معذور ہو۔

چوتھی دلیل خیریت سے آپ یہ لکھتے ہیں:۔

"**دلیل رابع۔** مسلم شریف میں ابی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عزل کے بارہ میں جناب افضل المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد مبارک فرمایا کہ ہر قطرہ میں سے فرزند نہیں ہوتا۔ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی چیز کا پیدا کرنا چاہتا ہے تو کوئی چیز اس کو باز نہیں رکھتی۔ اس حدیث کے الفاظ سے بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں میں بیان ہو چکا یعنی عزل کا جواز ثابت اور متحقق ہے۔"

جواب:۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو تیسری دلیل والی حدیث کا ہے مگر آپ کی خوش فہمی ذرہ بتلانے کو بھی جی چاہتا ہے۔ غور سے سنیئے!

آپ کا دعویٰ ہے کہ بخاری کی حدیث سے عزل کا جواز نکلتا ہے اور مسلم کی حدیث سے عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اس لئے آپ ان میں تعارض کے مدعی ہوئے تھے۔ مگر اے جناب خدارا ذرہ (یعنی اس چوتھی) دلیل کو بغور دیکھیے اور اپنی ہی الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے جو آپ نے لکھے ہیں کہ اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں کا یعنی عزل کا جواز بہت خوب۔ جب مسلم کی اس حدیث سے بھی جواز ثابت ہوا اور بخاری کی حدیث میں تو جواز کے آپ پہلے ہی سے قائل ہیں۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں باہمی موافق ہیں نہ مخالف۔ من قتث جہنا ام سکے دماغ کا قصور ہے۔

بھئی! اب بھی آپ سمجھ گئے کہ اہلحدیث بیچارہ ہمارے مولانا داؤد صاحب کی قدر علمی کرتا ہے۔ بھائی اہلحدیث میں خدا کے فضل سے مردم شناسی کا وہ ملکہ ہے کہ آدمی کو ان تکلم فبکلمۃ وان سکت فبداتہ پہچان سکتا ہے۔ تم کیا تمہاری ساری پارٹی جس پانی میں ہے ہم سے مخفی نہیں۔ پانچویں دلیل خیریت سے آپ لکھتے ہیں:۔

"**دلیل خامس۔** ابی جابر رضی اللہ عنہ سے جو بخاری شریف کی موقوف حدیث جواز عزل کے راوی ہیں مسلم شریف میں ان الفاظوں کے ساتھ روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں عرض کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی خادمہ ہے۔ میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا میری طبیعت کو برا معلوم ہوتا ہے تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کر لو اگر تو چاہے پس تحقیق پیدا ہو جائیگی اس سے وہ چیز جو اس کے مقدر میں ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد وہی شخص حضور اقدس کی خدمت

ے جماع کے وقت انزال باہر کرنیکو عزل کہتے ہیں۔ عرب کے لوگوں میں جہاں اور بدرسمیں تھیں یہ بھی ایک تھی مگر شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (مدیر)

میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ وہ میری لونڈی حاملہ ہو گئی ہے جناب علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس کے مقدر کی چیز یعنی اولاد پیدا ہونے سے نہ روکی جائیگی بلکہ ہو کر ہی رہیگی۔

اِن احادیث مرقومہ بالا کا بخاری شریف کی مسلوج حدیث سے برابر مطلب ملتا ہے یعنی یہ سب حدیثیں عزل کے جواز کا فتویٰ دیتی ہیں مگر مسلم شریف کی حدیثیں اس کے مخالف و معارض ہیں۔

مولویصاحب! فرمائیے اب ابھی بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیثوں کا تعارض و تخالف و تناقض و تباین ثابت ہوا یا نہیں مگر سچ ہے جنکو کانشنس کی بیماری عارض ہو جاوے انکا کوئی علاج نہیں اور جو حضرات ہٹ دھرمی اور ضدیت کے عادی ہو چکے ہیں انہیں ہٹ کا چھوڑنا اور راستی کی طرف رجوع کرنا قریب محال بلکہ سخت مشکل سے مشکل ہے"

جواب:- ایک ہی بات کو بار بار لکھکر شاید نمبر شماری کا مزہ آتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو دو پرچہ تبلا آئے ہیں کہ حضور نے ایک لطیفہ پیرایہ میں عزل سے منع فرمایا ہے کیونکہ جس فعل کی غرض و غائت حاصل نہ ہو وہ عبث اور لغو ہے پس عزل کرنا ناجائز ہے۔ جیسا مضمون ان حدیثوں کا واحد ہے آپکی فراست بھی واحد ہے۔

میرے دوست! اس طرح سے علم حدیث کی بے اعتباری نہیں ہو سکتی

> کیں بلکہ تو میردی بتر کستانست۔

اس سے تو بلکہ آپکی اور آپکی پارٹی کی بے اعتباری ہوتی ہے۔ سنئے! اگر آپکو ایک ڈھب بتلاؤں آپ حدیثوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو پادری فنڈر اور سر سید احمد خان نیچری اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی تحریرات سے مدد لو جن کے جواب دیکھیں ہمیں بھی لطف آئیگا۔ سب تم کیا طفلانہ حرکات کر رہے ہو۔ اس سے تو اہل علم کی نظروں میں تمہاری ساری پارٹی کی وقعت کھوئی جاتی ہے ؎

> من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم ✣ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

تنبیہ:- اہل فقہ کے مفتی صاحب کا مضمون بابت منع اقتدا اہلحدیث پورا ہونے پر جواب دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایسا ہی اڈیٹر اہل فقہ کی نکات بابت سخت کلامی کا جواب بھی آئندہ پرچہ میں دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ دونوں مضمونوں پر بحث قیمت ۲؎ منیجر اہلحدیث

انجمن نعمانیہ لاہور

صوبہ پنجاب میں یہ انجمن حنفیوں کی پشت پناہ ہے گو موحد حنفی تو اس کو بھی حنفی انجمن نہیں جانتے مگر بقول ؎ محتسب را درون خانہ چہ کار۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہمارا مطلب اس نوٹ سے یہ ہے کہ اہل فقہ انجمن ہذا کو مشورہ دیتا ہے کہ کسی غیر حنفی کو سالانہ جلسہ میں گھسنے نہ دیا کریں۔ ہم بھی اس مشورہ کی تائید کرتے ہیں کیونکہ انجمن خاص حنفی انجمن ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ خاص حنفی لوگ اس میں شریک ہوا کریں خصوصاً بولنے والا تو پکا رجسٹرڈ حنفی ہونا چاہئے۔ اس مشورہ کی تحسین کے بعد ہم بھی ایک مشورہ انجمن کو دیتے ہیں گو ہمارا وہ حق نہ سمجھیں مگر ہم تو مفید تجویز بتلائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ انجمن موصوف کے اول المقررین میں ایک زمانہ میں ہمارا نام بھی تھا ؎

> با دو مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانگی

مشورہ یہ ہے کہ چونکہ انجمن کی بڑی غرض (بقول خود) حنفی مذہب کو ترقی دینا ہے اس لئے بہت مناسب ہو اگر انجمن نعمانیہ اپنے سالانہ جلسہ چند گھنٹے اسلئے وقف کیا کرے کہ غیر حنفی لوگ (شیعہ ہوں یا نیچری۔ مرزائی ہوں یا چکڑالوی۔ غیر مقلد ہوں یا کوئی اور) تقلیدی مذہب کی نسبت اپنے اپنے شبہات انجمن کے جلسہ عام میں پیش کر کے جواب لیا کریں۔ جیسا کہ آریہ سماج میں سالانہ جلسوں کے موقع پر دھرم چرچا (مذہبی بحث) کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس سے انجمن کی غرض بہت آسانی سے حاصل ہوسکیگی۔

سال کے بعد مشاہیر علماء حنفیہ کا ایک جگہ جمع ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے پھر اس نعمت سے کام نہ لینا غالباً ناشکری ہے۔

چونکہ یہ تجویز حنفی مذہب کی ترقی خصوصاً انجمن نعمانیہ کے لئے بہت مفید ہے اسلئے امید ہے کہ تقلیدی مذہب کا آرگن اہل فقہ بھی اس کی تائید کریگا۔ بغرض منظوری اہلحدیث کے اس پرچہ کی ایک کاپی سکرٹری صاحب انجمن موصوف کے نام بھی بھیجی جاتی ہے ✣

اہلحدیث کانفرنس کی بابت ایک صاحب لکھتے ہیں:-

"جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔ اقوام مشہور ہے کہ جو ہمیشہ دورہ میں رہ سطوح انگاری کے رہتی ہیں اور اپنی گذر اوقات ہمیشہ سفر میں

دو تین لڑکی لیکر اور ڈیرہ لگا کر کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا وقت ایسے ہی کٹ جاتا ہے۔ غرض یہ کہ شیطان کام کے لئے تو دیکھو شیطان نے کسقدر اپنے کام کو ترقی دی رکھی ہے مگر علماء اسلام سے آجتک کبھی نہ سُنا کہ وہ اصلی توحید و رسالت کے اس قسم کے سفر ڈیرہ لگا کر اور جنگلوں میں مقیم ہوں۔ اگر اشاعت کے لئے نکلے تو بذریعہ ریل خوب سفر طے کر کے اور لوگوں کے شہروں میں ذکر خوب بگلم پوری کی جاتی ہے۔ دیہات کا نام نہیں لیتے۔ کیا ہوا کبھی تھوڑا سا مسئلہ دل سے حل کر کے تھوڑا سا چکر گاؤں میں بھی لگایا جائے۔ ای جناب اقوام شریر بیوپاری کی تو گذر جنگلوں میں ہی ہوتی ہے اور وہیں سے رزق پروردگار انکو دیتا ہے۔ علماء کے توکل سے بدمعاشوں کا توکل اچھا ہے۔ جبکہ علماء اسلام کی غرض ہے کہ توحید و رسالت کا مضمون قوم کے کان میں ڈالیں تو عملاً ان کا سا ڈیرہ مقیم کر کے دورہ کیوں نہیں کرتے۔ اگر انتظام ارکان کے علماء ہی ملکر دورہ کرینگے تو حصہ میں ایک ایک ماہ آویگا۔ چونکہ جس طرح اور دنیوی کام انجام دیتے ہیں اسی طرح سے دیہات میں سفر کرنا کیا مشکل ہو۔ اسکا اجر خدا کے یہاں ملیگا اور بلکہ اب تو کانفرنس قائم ہوگئی ہے کہ جو شکریہ کا مقام ہے۔ ایک مولوی نہیں بیس پندرہ مولوی ہیں۔ شہروں میں بذریعہ ریل سفر کرنا علماء کا ٹھیک نہیں بذریعہ ڈیرہ گشت کریں اگر غیر گیا جا بھی نکلیں تو کچھ مشکل نہیں۔ بات یہ ہے منہ سے کہنا بات کا آسان ہے اور عمل اُسپر لانا ہے جان ہے۔ خدا ہم سب کو توفیق دے۔ ایسی صورت پر تو واعظ رکھنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ گٹھلی کی گٹھلی اور آم کے آم اور بلکہ دام کے دام۔ ضرور ہے کہ سب مخلوق اللہ میں بیوفا تو ہونگے نہیں۔ انشاء اللہ وفادار بھی ہونگے وہ رقم جمع خرچ کانفرنس میں جمع ہوگی۔ ایک مولوی اور دس طلبا مدرسہ فیروز پور ہونا چاہئے۔ خرچہ بذات خود کھاویں کیونکہ جو مکان پر کھاویں گے وہ ہی سفر میں کھانا مناسب سمجھیں البتہ چار کوس روزمرہ سفر طے کرنا ہوگا۔ سفر میں جس سامان کی ضرورت ہو وہ رقم کانفرنس وغیرہ دو دن تک ملنی چاہئے۔ سفر میں سامان کی ضرورت کی اشیاء پلنگ گدا رسی کتا سری اور ڈول وغیرہ معمولی سامان یہ سب سامان بذات خود مہیا ہو سکتا ہے۔ البتہ باربرداری کے دو ٹٹو واس کی ضرورت ہے سو وہ بھی تدبیر کرنے پر کچھ مشکل نہیں ہے۔ دیگر عرض یہ ہے شہروں میں بہت مسجدیں لاوارث ہیں کہ جو ویران پڑی ہوئی ہیں اور انکا کچھ انتظام نہیں۔ بہت سے حافظ و مولوی بھی ہونگے کہ جو بیچارہ پریشان ہونگے۔ یتیم لاوارثوں کا تو حال نہ پوچھئے طلبا بھی علم پڑھکر باوجود ہو جانے عالم کے نفسانی خواہشات کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ تو معمولی طلبا ہے۔ دورہ کی نسبت جو کچھ تدبیر مناسب سمجھی جاوے اُس سے ہمکو اطلاع دیجاوے اور میرے خیال میں تو ایسی تدبیر بہتر ہے۔ آئندہ سکرٹری صاحب کہو تو بہتر۔ دیکھتے ہیں کس پہلو پر کام لیتے ہیں۔ اشتہار وغیرہ تو بہت کچھ چھپ گئے مگر بذات خود انجام دینا ہی درست ہے۔

استفسار۔ اہل فقہ کے پرچوں میں انجمن مصلح الاخوان کی تائید کی گئی تھی وہ مضمون شائع ہوا یا نہیں۔

حافظ محمود علی ازانڈ میاری بنگلہ علاقہ ریاست بھرتپور

اڈیٹر۔ آپکی ہمدردی اور سوز دل قابل شکر ہے خدا آپکو اسکا نیک اجر عطا فرماوے واقعی بات یہ ہے کہ علماء کرام نے نیابت نبوت کا مضمون بہت سہل سمجھ رکھا ہے حالانکہ وہ بہت مشکل ہے لیکن آپ اس مسئلہ پر خیال فرماویں جو آج دنیا کے کل داناؤں نے تسلیم کر رکھا ہے اور قرآن و حدیث بھی اس کی شہادت دیتی ہیں تو آپ ایسی عتاب کرنے میں اتنی سختی نہ کرتے وہ مسئلہ تقسیم کار کا ہے یعنی ہر ایک آدمی کو اس کی لیاقت اور ہمت کے مطابق کام دینا چاہئے ہم مانتے ہیں کہ بہت سے علماء محض اپنے سجادوں پر بیٹھے ہوئے صرف اتنا کام ہی کرتے ہیں کہ کسی ایرے غیرے گنہگار کو کافر بنا دیں اور بس مگر تمام ایسے نہیں۔ درس تدریس میں مشغول ہیں۔ وعظ و تذکیر کرتے ہیں تصنیف و تالیف سے دنیا کو فائدہ پہونچاتے ہیں اگر ایسے زندہ جنگلوں میں گھومنا شروع کردیں تو یہ کام ادھورے رہجاویں۔ اسلئے تمام علماء کو مورد عتاب نہ بناویں بلکہ خاص انہی لوگوں کو بنادیں جو بیکاری ایسی فتوے بازیاں کرتے رہتے ہیں۔

اہلحدیث کانفرنس نے بفضلہ تعالیٰ اسی فکر میں ہے کہ واعظوں کے ذریعہ سے اشاعت اسلام ہو مگر آپ جانتے ہیں کانفرنس کوئی ہیرا یا آپ کا نام نہیں بلکہ قوم کا نام ہے پس قوم کو چاہئے کہ اس انجمن کی امداد کرے پھر دیکھے کہ کیا کرتی ہے۔ کانفرنس کی منتظمہ کمیٹی میں یہ بات پاس ہوچکی ہے کہ واعظ رکھا جائے مگر ایک دقت تو یہ پیش ہے کہ لائق واعظ کہاں سے آویں جو لائق ہیں وہ خود مختار حیثیت سے خوب مزے اڑاتے ہیں انکو کسی انجمن کی ماتحتی کی حاجت نہیں اور جو لائق نہیں انکا رکھنا سو جب بدنامی ہے۔ دوسری دقت یہ ہے کہ واعظ کے اخراجات کیا

ahmadimuslim.de

انتظام ہو۔ سرمایہ نہیں۔ مستقل آمدن نہیں۔ ممبران کانفرنس ابھی تک اس کانفرنس کو ایک خواب خیال میں تمثالی شکل جانتے ہیں جسکا نقشہ محض خیالی ہے اسلئے ایسے ستوہم طبیعت والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانفرنس کو اب یقینی وجود جانئے۔ اس کے وجود میں کوئی کمی ہے تو صرف روپیہ کے نہونے کی وجہ سے۔ پس آپ لوگ توجہ کریں تو انشاء اللہ کانفرنس کے دل میں جو جو ترقی اسلام کے خیال ہیں انکو بہت جلد پورا ہوتے دیکھ لیں۔ (خدا وہ دن کرے) اہل فقہ سے کسی کار خیر میں شرکت کی امید

اہل حدیث حاجیوں

کی بابت گذشتہ سال بھی لکھا گیا تھا کہ جو جو صاحب حج کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اطلاع بخشیں تاکہ انکا نام مع تاریخ روانگی بمبئی پہونچنے کی تاریخ (امسال بھی حرف بمبئی بندر سے روانگی ہوگی) سے اطلاع دیں۔ اسکا فائدہ یہ سوچا گیا تھا کہ جو لوگ تنہا اہل کی وجہ سے سفر کر سکتے ہیں انکو ساتھ معتبر بخیال ملجائے۔ گذشتہ سال تو بہت سے احباب نے اطلاع دی تھی۔ امسال ہمارے مکرم دوست مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری نے ازخود اس سلسلہ کا افتتاح فرمایا ہے۔ آپ یہ بھی دریافت فرماتے ہیں کہ کون کون جہاز کس کس کمپنی کا کس کس تاریخ کو جائیگا۔ واقف احباب اطلاع بخشیں

مقررہ تنخواہ امام

کی بابت فتوی دیا گیا تھا کہ امام مسجد کی تنخواہ مقرر کرنا جائز ہے اس کی دلیل اس فتوی میں لکھی گئی تھی

اسپر دو صاحبوں (ایک مولوی حکیم عبد اللہ صاحب ساکن ببر کھائی ضلع لاہور اور دوسرے جناب حافظ عبد الرحیم صاحب نور نگر ضلع سارن) نے تعاقبات کئے ہیں حکیم صاحب فرماتے ہیں اس میں اجرت کا جواز از قبیلہ محدثات زمانہ اور در صرالناظر دینا داروں کا مقتضے ہے ہاں بقدر امامت کرنیوالے کی بقدر خدمت ہو مبادلہ نہ ظاہر کیا جائے تو اباحت کی صورت ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ عمل کے ساتھ دنیا مطلوب ہے اور یہ شرعاً ناواجب ہے اللہ تعالی فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا الآية۔

حکیم صاحب اور حافظ صاحب کا مشترک جواب یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امام وقت تھے انکی امامت اماما مساجد کی امامت سے بڑھ چڑھکر افضل تھی۔ مگر چونکہ انکا وقت تمام اس میں گہرتا تھا اس لئے خزانہ سے ان کو وظیفہ مقررہ ملتا تھا۔ تو کیا انکا تمام کام دینی نہ تھا یا اماما زمانہ سے انکی امامت

کم تھی پس اسی پر قیاس کرو۔ نماز کی فرضیت ادہ چیز ہے پابندی سے ایک جگہ حاضر رہنا ادا امر ہے۔ پس اس تقریر سے نہ تو آیت مرقومہ کے خلاف ہے نہ محدثات زمانہ سے بلکہ فی الجملہ اسکا ثبوت ملتا ہے۔

ہمارے احباب

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی ترقی کی طرف خیال نہیں فرماتے حالانکہ ہم نے کئی ایک دفعہ یاد دہانی کی ہے۔ اگرچہ بعض احباب کرتے بھی ہیں لیکن وہ بہت ہی کم ہیں اس لئے مکرر سہ کرر یاد دہانی ہے کہ آپ حضرات بہت جلد اپنے اخبار کو اپنے اپنے زیر اثر کوشش کرکے اشاعت کریں۔ آئندہ کسی پرچہ میں ہم اہلحدیث کو مستقل کرنے کی تجویز بھی لکھینگے۔ مخلص احباب ابھی سے اسپر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

اہل فقہ جواب دیوی

سوال اول۔ کیا درمختار باب مایفسد الصوم میں لکھا ہے ولو اکل عمدا اشھرابلا عذر یقتل اھ اگر صحیح ہے تو قصداً بلا عذر روزہ نہیں رکھنے والے کو قتل کرنا ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس حدیث صحیح کے مطابق حکم فرمایا ہے۔ اگر اللہ تعالے نے اور اس کے رسول نے تارک الصوم کو قتل کرنیکو نہیں حکم کیا ہے اور کوئی شخص درمختار کی عبارت کے مطابق تارک الصوم کو قتل کریگا تو اسکا گناہ اور وبال کس پر ہوگا؟

سوال دوم:- وقایہ۔ کنز۔ ہدایہ۔ منیہ۔ قنیہ۔ درمختار وغیرہ کتب فقہیہ حنفیہ میں لفظ بلفظ بالکل قول امام اعظم رح کا ہے یا ان کا اور انکے شاگردوں سب کا یا امام صاحب اور انکے شاگردوں اور دوسروں کا بھی ملا ہوا!

سوال سوم۔ اگر کتب فقہیہ میں لفظ بلفظ کل قول خالص امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے دوسروں کا کچھ قول نہیں ہے اور اگر اس میں قول شاگردان امام اعظم صاحب کا بھی ہے۔ تو آیا امام صاحب نے ہم حنفیوں کو اپنے شاگردوں کے قول پر عمل کرنیکو کس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے۔ اور اگر امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے قول کے سوا علماء بخارا و خوارزم و قہستان و ہندوستان وغیرہ کا ملا ہوا ہے تو ان علماء کے اقوال پر عمل کرنے کو کس نے حکم دیا ہے اور وہ حکم کس کتاب میں ہمارے امام صاحب کے ہے؟

سوال چہارم۔ حنفی کون شخص کہا جائیگا۔ آیا صرف امام صاحب کے فرمودہ

ahmadimuslim.de

پر عمل کرنے والا یا امام صاحب اور اُن کے شاگردوں کے اقوال پر چلنے والا یا امام صاحب اور شاگردان اور ان کے مابعد علما بخارا وغیرہ کے اقوال پر عمل پورا پورا کرنیوالا ؟

سوال پنجم - مجھ حنفی پر تقلید امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فرض یا واجب ہے یا انکے شاگردوں کی بھی یا امام صاحب اور اُن کے شاگردان اور علما بخارا وغیرہ سب کی تقلید ہمپر واجب ہے ؟

سوال ششم - ہم چاہتے ہیں کہ اپنی اولاد کو وہ کتاب پڑھا دیں جو خاص ہمارے امام صاحب کی تالیف کی ہوئی ہے اور ہم اُسی کتاب کو آمین بالسر اور عدم رفع الیدین اور عدم جواز جمعہ قریہ اور وہ دردہ کے پانی اور دیگر مسائل میں اپنا دستور العمل بنا دیں اور خود امام صاحب کی کتاب کے خلاف سر مو نہ کریں ۔

واضح رہے کہ اگر مجکو جواب شافی تسلی بخش نہیں ملیگا تو میں اہلحدیث کا مذہب اختیار کرونگا - جو جواب اہل فقہ دیویں اُنکو اہلحدیث میں بھی درج کیا جاوے ۔

راقم محمد حنیف بہاری حنفی -

اڈیٹر - امام صاحب کی تصنیفات کی بابت مولانا شبلی نے جو اپنی آزاد رائے دی ہے وہ بھی سیرۃ النعمان میں دیکھ لیجئے - مختصر اس کا یہ ہے کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف اس وقت دنیا میں نہیں ہے - بس ۔

دینا نگر میں مباحثہ

آریہ سماج دینا نگر ضلع گورداسپور نے اپنے سالانہ جلسہ پر مباحثہ کا وقت رکھا تھا - مقامی انجمن نصرۃ الاسلام نے ہمکو اس مباحثہ کے لئے بلایا - مباحثہ شادی بیوگان پر تھا - مقابلہ میں ہمارے پرانے دوست سوامی درشنانند جی تھے جو دیوریہ کے مباحثہ سے کئی سال بعد ہمارے سامنے آئے - ہم نے سمجھا تھا کہ سوامی جی نے اتنے سالوں میں کچھ ترقی کی ہوگی مگر افسوس ترقی تو کی ہے لیکن معکوس - اس مسئلہ میں کئی ایک مہاشوں سے ہمارا مباحثہ ہوا - مگر سوامی جی نے دو ایک باتیں ایسی کہیں جو کسی نے نہ کہیں تھیں - واقعی وہ آپ ہی کے حصے کی تھیں - جنمیں اپنی تقریر میں بیان کیا کہ مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی خواہش قدرتی ہے آپ نے اس سے انکار کیا کہ قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی ہے ایسی لایعنی بات کا جواب کیا ہو سکتا تھا تاہم بتایا گیا کہ مصنوعی ہو تو مرغو کو بالغ ہوتے ہی کون سکھاتا ہے بلکہ حیوانوں کو جنگلوں میں ایک دوسرے سے ملاپ کرنا کون سکھاتا ہے - دوسری بات نئی اور عجیب سوامی جی نے یہ کہی کہ اگر عورت کو بیوہ ہونے کی

عورت میں شادی کا یقین ہو تو پہلے خاوند کو زہر دیکر مار دیگی - جواب دیا گیا کہ مسلمانوں میں شادی بیوگان کا دستور ہے مگر ہم پولیس کی رپورٹوں میں کہیں نہیں پاتے کہ کسی مسلمان عورت نے اپنے خاوند کو زہر دیدیا - ہاں بیوگان کے حرامی بچوں کی کثرت کا ثبوت بیشک پاتے ہیں - یہ دو باتیں عجیب قابل ذکر تھیں باقی تو وہی معمولی اناپ شناپ تھا جو ایسے مشکل مسئلہ میں آریوں کی طرف سے کہا جاتا ہے - افسوس ایسا ایک خلاف عقل اور مخالف قدرتی سائینس مسئلہ کہ نوجوان لڑکی جسکی عمر ہنوز پندرہ سولہ برس کی ہے چند روز خاوند کے رہنے سے ایسی مجرم ہو گئی کہ دوسرے خاوند سے تعلقاً اُسکو محروم رکھا جاوے - مساکین بیوگان ہندوؤں کو ایسے برتاؤ سے شاکی تھیں لیکن انہوں نے جب سُنا کہ آریہ سماجی ہندوؤں کی اصلاح کے لئے اٹھے ہیں تو انکی بھی امید بندھی کہ ہماری بھی آرزو بر آویگی مگر افسوس کہ آریوں نے بھی جب انکو اسی بے کسی کی حالت میں رہنے کا حکم صادر کیا تو اُن مسکینوں کے دل سے آواز نکلی کہ ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ۔ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

تعجب ہے سوامی درشنانند جی سوار تو سیکنڈ کلاس میں ہو کر گئے مگر مباحثہ تھرڈ کلاس کا کیا - خیر یار زندہ صحبت باقی ۔

شیعوں سے چند سوال

گذشتہ اشاعت سے آگے

سوال دہم - کیا رفضی مسلمان نہیں کیونکہ موجودہ قرآن میں جسکو شیعہ اڈیشن عثمانی کہتے ہیں یا وارد ہوا ہو سمّکم المسلمین یعنی خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا - اور برخلاف اس کے شیعوں کے قرآن (اصول کافی) میں ہے کہ انکا نام خدا نے رفضی رکھا فقال له (سلیمان) ابو عبداللہ علیہ السلام الرفضۃ قلت نعم قال لا بل واللہ ما هم سموکم ولکن اللہ سماکم به یعنی سلیمان نے امام جعفر صادق سے شکایت کی لوگ ہمکو بُرا کہتے ہیں یا تو آپنے پوچھا کیا رفضی کہا کہ ہاں تو آپنے فرمایا رفضی لوگوں کا نام رکھا ہوا نہیں خدا نے تمہارا نام رفضی رکھا - (اصول کافی) ۔

سوال یازدہم - رفضی لوگ سیدنا عمر رضی اللہ کے نام نامی سے آجتک کیوں اس قدر کانپتے اور لرزتے ہیں (۱) کیا اس بارے میں کوئی پیشین گوئی وارد ہے جو آپ کی نظر سے گذری کہ نام کے مسلمان عقیدہ کے مشرک دل کے منافق ہمیشہ ان سے

فتوحات اہلحدیث - آخری اپیل - چیف کورٹ پنجاب - بنگال - مدراس - بمبئی - لندن کے فیصلے ... قیمت ...

ahmadimuslim.de

کانپتے رہینگے جس طرح یہ حدیث میں وارد ہوا کہ جس گلی سے عمر نکلینگے۔ شیطان اس گلی سے نہ نکلیگا۔ یا وارد ہوا ان الشیطان لیخاف منک یا عمر (۲) یا اسوجہ سے کہ رافضیوں کو بوجہ تعزیہ پرستی ونفاق دلی وخرابی عقائد وسب یاران رسول وغیرہ شیطان سے قرب ہی مصداق ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین۔ پس جس طرح شیطان خائف ہے یہ لوگ خائف ہیں۔ (۳) یا یہ لوگ گبری ہیں و گبریوں کا نوروز انکے یہاں ہوتا ہے گبریوں کی طرح ہر کام کے لئے جعفر دیکھا جاتا ہے۔ (۱) نوگبری کی یہ لوگ تعظیم کرتے ہیں اور فارس بعہد خلافت سیدنا عمر فتح ہوا اور وہی عمری داغ انکے دلوں پر بھی رہ گئی ہو مرور دہور سے بھی نہیں جاتی۔ اسی وجہ سے اطلاق شیعہ وو دوازدہی وہلی وغیرہ گھر میں بیٹھو عورتوں کی طرح کچھ نہ کچھ انکو ضرور کوستی ہیں۔

سوال دوازدہم۔ شیعوں کا مذہب کیونکر رائج ہوا جیسا پوچ یہ مذہب ہی ظاہر ہے کیونکہ ایک امام کو آج تک ہزار برس سے غار میں بٹھا رکھا ہے جیسے کہ ہنوز کسی مجتہد نے چسکی گھول کر پلا دی جو اب تک پینک میں پڑے ہیں بعض محققین (جیسے مولانا عبد الشکور صاحب ایڈیٹر النجم) کی تحقیق یہی ہے کہ چونکہ اس مذہب میں شہوت پرست طبائع کو شہوت رانی کا پورا موقعہ حاصل ہوتا ہے اسوجہ سے اکثر شہوت پرست مرد و زن اس مذہب کو جلد قبول کر لیتے ہیں زنا کوئی چیز نہیں وہ داخل متعہ ہے اور متعہ موجب ثواب و برکت و ترقی درجہ (دیکھو تفسیر فتح اللہ شیرازی وغیرہ) اسی وجہ سے رنڈیاں شیعہ ہوتی ہیں دیگر گناہ جیسے سب وشتم یاران نبی یہ داخل عبادت ہی اور کوئی زمین وغیرہ کسی کی غصب کر لینا غصب نہیں کیونکہ کل زمین یا تو امام کی ہے یا شیعوں کی (دیکھو کافی کتاب الحجہ) اور بالفرض گناہ ہوا بھی تو وہ یا سنیوں کے سر پڑیگا یا امام حسین کے غم میں دو قطرہ آنسو نکالنا کافی ہے اور امام حسین کل گناہوں کے کفارہ مثل حضرت عیسےٰ کے ہوچکے۔

ھذہ اشیاء اخرجہ الرافضی وسازید ان شاء اللہ۔ بینوا وتوجروا

السائل عبد السلام مبارکپوری صادق پوری

اطلاع

یہ الجھ پڑنے کی خواہش نہیں ✦ بے محابا گفتگو اچھی نہیں

بذریعہ اخبار النجم ایک اشتہار پہنچا تھا جس میں آمین بالجہر کی بزعم مشہور تردید کیگئی تھی اور آمین بالسر کا اثبات اور محققین حنفیہ علامہ ابن الہمام و فاضل لکھنوی مولانا عبد الحی صاحب وغیرہ کی تحقیقات پر پانی پھیر کر یہ دعوےٰ کیا گیا تھا کہ آمین بالجہر کی کوئی

صحیح حدیث نہیں ہے۔ آمین بالجہر رفع الیدین قراءۃ خلف الامام وغیرہ ایسے مسائل ہیں جنمیں کثرت سے رسائل ہو چکے اور ان مسئلوں کی پوری تحقیق ہو چکی ہے لیکن ماننے والوں کے لئے محققین کی تحقیقات قدر کنار قرآن ہی غیر کافی ہے۔

چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ دو بھیڑیوں میں جب کچھ جنگ ہونے لگتی ہے تو روباہ گیدڑ اپنی فتح کی فکر میں ہو جاتی ہے اگر اہل اسلام سنت جماعت باہم ان فرعی مسائل میں اس طرح لڑینگے تو روباہ صفت شیعہ جو ہمیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رہتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح دو مسلمانوں کو لڑا کر بیچ میں تماشا دیکھتے ہیں موقعہ پا وینگے چنانچہ آج کل جس طرح شیعوں نے اپنی کیا دی کا جال بچھانا شروع کیا ہے ظاہر ہے اور وجہ یہی ہے کہ اہل سنت کو باہم خود ہی جل رہی ہے اسی خیال سے ہمارے مخلص جناب شیخ محمد سعید صاحب تاجر چرم ساکن پٹنہ صادقپور ذاتی تولہ نے جوابی کارڈ مشتہر صاحب کی خدمت میں لکھکر روانہ کیا کہ اگر آپ کو تحقیق حق منظور ہے اور واقعی آپ تشفی کرنا چاہتے ہیں تو پٹنہ تشریف لاکر اپنی کامل تشفی کر دیجائیگی اور کل خرچ کا متکفل میں ہوں آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی خرچ ریل وسواری اور خوراک جب تک آپ یہاں تشریف رکھیں سب میرے ذمہ مگر جواب ندارد افسوس صد افسوس! خدا کے بندہ نے ہاں یا نہ یا منظور یا عدم منظور کچھ تو جواب دیا ہوتا لہذا بعد انتظار شدید یہ اطلاع اخبار اہلحدیث کے ذریعہ دیگئی۔

الراقم محمد عبد السلام مبارکپوری

اڈیٹر۔ اصل یہ ہے کہ راقم اشتہار غالباً ایک نوجوان طالب علم ہیں نوجوانی کی ترنگ میں ادھر بھی انکو توجہ ہو گئی لیکن جب دیکھا کہ مقابلے سے مشکل آتا ہے تو خاموشی سمجھا گئے ✦

فنڈ غرباء

۲۲ اگست سے ۷ ستمبر تک غرباء فنڈ میں حسب ذیل چندہ وصول ہوا۔

جناب بابو اسمٰعیل صاحب بہاری　۵

فنڈ فتویٰ

میزان

بقایا گذشتہ

میزان کل

ایک اخبار بنام قاضی ابو الفیض مقام دہلی بھیجا گیا چک پیشہ منشی میانکوٹ جاری کیا گیا باقی ۵

فہرست خریداران

نمبر ۶۲ - غنی بخش دانشمند جٹ بٹالہ دروازہ تھیلی متصل مسجد باولی
نمبر ۶۳ - حسن محمد شادیوالہ ضلع گجرات
نمبر ۶۴ - عبد المجید۔ گوجرانوالہ محلہ اسمٰعیل چوک
نمبر ۶۵ - نصیر الدین متعلم بٹالہ - کچی کوٹھی متصل بیا دلی ✦

فتاوی

س نمبر ۳۵۸ - ایک لڑکی کا والدین نے اپنی مرضی سے نکاح کر دیا اور دو سال کے بعد وہ بالغہ ہوئی اور والدین اُس کے فوت ہوگئے - اب وہ نیا نکاح کر سکتی ہے؟

س نمبر ۳۵۹ - بے نمازنے جو دیدہ دانستہ نماز کو گیارہ بارہ سال یا کم و بیش ترک کر دیا تھا اب یہ نماز پڑھنے لگا کیا وہ قضا شدہ فرضوں کی قضائی دے یا صرف توبہ کرے؟

ج نمبر ۳۵۸ - حدیث کے مطابق لڑکی مجبور نہیں ہوسکتی - اگر اُسکو وقت بلوغت باپ کا کیا ہوا نکاح ناپسند ہو تو مختار ہے اور جگہ بولایت باپ کے کر سکتی ہے - حنفیوں کی کتابوں کے مطابق باپ اور دادا کا کیا ہوا نکاح نہیں ٹوٹ سکتا باقی ٹوٹ سکتے ہیں

ج نمبر ۳۵۹ - مدت العمر کی فوت شدہ نمازوں کے لئے قضا کا حکم شریعت میں کہیں نظر سے نہیں گذرا - اخلاص مندی سے توبہ کرے تو کافی ہے -

س نمبر ۳۶۰ - اس وظیفہ کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ الٰہی بحرمت شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ وغیرہ این ناچیز مسلم و کرم حاجت این بندہ را روا گردانی - آمین یا رب العالمین؟

ج نمبر ۳۶۰ - اس قسم کے الفاظ سے دعا کرنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا - خدا فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے - پس اُسی کی پیروی کرو -

س نمبر ۳۶۱ - یہ وظیفہ مرض کے دفع کے لئے شرعاً کیسا ہے؟ اھشھوع لمسسہ ہھہ ماسک سم ۹۹۹۹۴۴۹۹۹ ککبکبو فیہا ھم و الغاوون وجنود ابلیس اجمعون ۵۲۲۱ سکہ بحق عیتقا ملیقا طلیقا انت قلم مافی قلوبھم -

ج نمبر ۳۶۱ - ان ہندسوں کی ماہیت معلوم نہیں اس لئے کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا البتہ اگر کسی کو ان کے معنے معلوم ہوں اور وہ معنی صحیح بھی ہوں تو جائز ہے اور اگر معنے معلوم نہیں یا معلوم ہیں مگر صحیح نہیں تو ناجائز ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ یعنے جس بات کا تمکو علم نہ ہو اُس کے درپے مت ہو - اور حدیث میں آیا ہے جس لفظ کے معنے تمکو معلوم نہوں اُسکا وظیفہ نہ کیا کرو -

س نمبر ۳۶۲ - یہ وظیفہ شیطان کے لئے شرعاً کیسا ہے - فرعونک بدھونک ہامانک ہامانک شدادک نمرودک مردودک قارونک بدھونک ابلیس علیہ لعنۃ پارچہ سیاہ پیچیدہ -

ج نمبر ۳۶۲ - خدا اور رسول نے ہمکو نہیں سکھایا اسلئے فضول و لغو ہے -

س نمبر ۳۶۳ - سُور کا فروخت کرنا حرام ہے یا نہیں -

ج نمبر ۳۶۳ - سور کا بیچنا حرام ہے -

س نمبر ۳۶۴ - شراب فروخت کرنا اور اُسکا سرکہ بنانا اور کھانا حرام ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۶۴ - شراب بیچنا اور قصداً اُسکا سرکہ بنانا منع ہے - حدیث میں منع آیا ہے -

س نمبر ۳۶۵ - زید نے ایک عورت کافرہ سے زنا کیا بعد ایک مدت کے اُس کی لڑکی (پہلے خاوند سے جو کا تھا) آئی اور وہ بھی بیوہ ہے اور مسلمان ہوگئی آیا زید کو اُس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۵ - اس میں علماء کا اختلاف ہے حنفی منع کرتے ہیں مگر دلیل کچھ نہیں اور لوگ جائز بتلاتے ہیں کیونکہ جن رشتوں کو خدا نے حرام کیا ہے یہ لڑکی اُن میں سے کوئی نہیں - اُن کے علاوہ فرمایا وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ یعنے ان رشتوں کے علاوہ تمکو حلال ہیں - پس اس لڑکی سے زید کا نکاح درست ہے -

س نمبر ۳۶۶ - جو مسلمان پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے - اور حج بھی اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے اور پیشہ کاشتکاری کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے - اب اُس کی دعوت قبول کرنا اور اُس سے ملنا اور السلام علیکم و مصافحہ کرنا اور اُس کے پیچھے نماز پڑھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟

ج ۳۶۶ - سود خوار اگر کوئی کام بھی کرتا ہے جسکی آمدنی اسکو ہے تو اُسکی دعوت کا کھانا حرام نہیں مشتبہ ہے اور اگر صرف سود پر گذارہ ہے تو حرام ہے - نماز اُس کے پیچھے جائز ہے اور ملنا بھی جائز ہے مگر اس شرط پر کہ اسکو بُری کاموں سے روکتے رہیں لکن ذکری لعلہم یتقون

س نمبر ۳۶۷ - رمضان شریف میں تراویح آٹھ رکعت پڑھنا اور بیس رکعت پڑھنا دونوں درست اور سنت ہیں یا فقط آٹھ رکعت اور بیس پڑھنا بدعت و گناہ ہے یا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۷ - آٹھ رکعت تراویح سنت ہیں اور بیس رکعت بطور نفل جائز ہیں بشرطیکہ آرام سے پڑھی جائیں - شیخ ابن ہمام حنفی شارح ہدایہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے -

س نمبر ۳۶۸ - دار الحرب کی کیا تعریف ہے؟

ج نمبر ۳۶۸ - دار الحرب اُس ملک کو کہتے ہیں جہاں کا بادشاہ - شاہ اسلام سے برسر جنگ ہو -

... آریوں اور عیسائیوں دہریوں کی ... کا مقابلہ قیمت ۲ر منیجر

انتخاب الاخبار

امرتسر کے خوجوں (چرم فروشوں) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریک سے باہمی معاہدہ کیا ہے کہ سودا کرنے میں ایک ہی دام کہا کرینگے۔ خدا راست لائے۔

جالندھر میں مولوی ولی محمد صاحب کے شور و شر کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اہلحدیثوں نے بلوایا مگر افسوس مباحثہ نہ ہونے پایا (مفصل آئندہ) (صاحب ایڈیٹر)

امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے پیشگوئی کی ہے کہ پانچ چھ سو برس تک عورتوں کو ڈاڑھیاں نکلنگی (جیسے یورپ، امریکہ اور ان کے مقلدوں نے ڈاڑھیوں کی قدر نہیں کی اسلئے شاید غیرت خدائی سے یہ نعمت اب ان سے چھینکر عورتوں کو ملجاوے)

ایران کا وزیر اعظم قتل کیا گیا۔

ایک صاحب مانان چج کو اطلاع دیتے ہیں کہ اپنے ساتھ کریانہ ضرور لاویں۔ خصوصاً دونیاں زیادہ ہوں۔

گورنمنٹ ہند نے ہر ایک صوبہ میں ایک کونسل مشیر دار کی قائم کرنے کا خیال ظاہر کیا ہے گروہ صرف مشیر ہی ہونگے یعنی ان کی رائے کی پابندی نہ ہوگی

کشن سنگھ برادر اجیت سنگھ جو بلوہ لاہور کے مقدمہ میں ملزم تھا۔ فرار ہو گیا تھا وہ ابھی سرحد نیپال پر پکڑا گیا۔ لاہور میں اس کے مقدمہ کی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پرسین سماعت کرینگے۔

ریاست خیرپور سندھ کے وزیر اعظم آنریبل شیخ صادق علی صاحب نے ریاست کی حدود سے غلہ کی برآمد کی ممانعت کر دی۔ اس سے ریاست کے لوگوں کو فائدہ پہنچیگا۔ غلہ گراں نہیں ہونے پائیگا۔

نیشنل کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس کے پریسیڈنٹ غالباً کلکتہ کے مشہور اعتدال پسند آنریبل ڈاکٹر راش بہاری گھوش منتخب کئے جائینگے
نیشنل کانگریس کا اجلاس اس سال ناگپور میں ہوگا۔

بنگال کے ایک پہاڑی علاقہ میں ایک ناگا نے ایک شیر کو جس نے اس پر حملہ کیا تھا چاقو سے مار ڈالا۔ ناگا خود بھی سخت زخمی ہوا۔ حکام نے اس کو معقول انعام دینے کا وعدہ کیا ہے (بنگالی اور یہ بہادری اینچہ بوالعجبی است)

لنڈن کے مشہور اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے حجاز ریلوے پر سفر کیا۔ اور رپورٹ کی ہے کہ یہ لائن بسرعت تمام تیار ہو رہی ہے اور یہ لائن ایک سال کے اندر اندر مدینہ منورہ تک پہونچ جائیگی۔

سلطان مراکو کے محل میں سازشوں کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ سلطان کے ناظر اعلیٰ ادریس بن عیش نے مراکو کے وزیر خارجہ بن سلیمان اور تنجیر کے حاکم ثانی قائم کو مروا ڈالا۔ (تباہی کے آثار ہیں)

تیراہ میں آفریدیوں کے فرقوں میں کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں ہیں۔ جس میں فریقین کے کئی آدمی قتل و زخمی ہوئے۔ اس لئے آفریدیوں کے رؤسا کا قصبہ باغ میں ایک جگہ جمع ہوئے۔ اور اس نے متنازعین میں صلح کرا دینے کی کوشش کی (آفریدی بھی ہمارے علماء کی طرح جب غیروں سے فارغ ہوتے ہیں تو آپس میں کٹ مرتے ہیں۔)

سر رشتہ ڈاک کی طرف سے مزید رعایات کی تجویز صاحب وزیر ہند نے منظور کر لی ہے جس پر یکم اکتوبر سے عملدرآمد ہوگا۔
آدھ آنہ کے ٹکٹ میں بجائے ۳/۴ تولہ کے ایک تولہ وزن تک چٹھی جا سکیگی اور ایک آنہ میں بجائے ۱/۲ ۱ تولہ کے ۱۰ تولہ تک کی۔ دو آنے میں چالیس تولہ تک پارسل جا سکیگا۔

آسٹریا نے بوسینا و ہرزیگوینا کے مسلمانوں کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ ان کے شیخ الاسلام کا انتخاب قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کے مشورہ سے عمل میں آیا کرے۔

بمبئی کے تاجروں نے تجویز کی ہے کہ سرکاری ایوان تجارت کے اصول پر بمبئی میں ہندوستانی تاجروں کا ایک ایوان تجارت قائم کیا جائے۔

ریاست میسور میں ایک اور معدن طلاء دریافت ہوئی ہے جس کا ٹھیکہ ایک یورپین کمپنی کو دیا گیا ہے۔

رنگون میں ایک فوجی گورہ کو دو ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ مصنوعی کپتان بنکر لوٹتا پھرتا تھا۔

آرلینڈ میں سیلاب سے ۵۰۰ مکانات بہہ گئے۔

مشرقی بنگال کے ایک مقام سے ۵ سودیشی والنٹیروں کی گرفتاری اور دو دو ہزار کی ضمانت پر رہائی کی اطلاع پہنچی ہے۔

مولائی حفیظ برادر سلطان مراکو نے سلطان کو ایک خط لکھکر تخت چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ علماء سے مشورہ طلب کیا گیا ہے انہوں نے رائے دی ہے کہ مولائی عبد العزیز فیض سے نکلکر اپنے بھائی حفیظ سے نبرد آزما ہوں۔

تفسیر ثنائی جلد پنجم طیار ہوگئی ہے از سورہ نحل اسرا تا فرقان

ایک قیمتی

عالی جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف اپنے معزز اخبار اہل حدیث میں فرماتے ہیں کہ:-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیواسطے بہت مفید ہے"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل دق اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ خوش ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے محصولڈاک۔

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے دفتروں کے کلرک اور منشی۔ سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فیڈبیہ عہ

سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ محصول

علاوہ اس کے ہر مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض کو چاہئے کہ اپنی کیفیت مفصل طور پر لکھے۔

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قاعسر

کتب خانہ ثنائی

امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں بکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید کا ... ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آں حضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایساکہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں طیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ قیمت عہ

جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء ۔ ۱ع

جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۔ عہ

جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۔ ۱ع

جلد پنجم۔ از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان ۔ عہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲ر

تقابل ثلاثہ۔ یعنی توریت۔ انجیل و قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے۔ قیمت مع محصول عہ

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کو الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱ر

المشتہر مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

صاحب الحکم مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب ... ۱۹۰۷ء کو مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا